Bibliothèque Nationale
MAY MAI 10 1983
NEWSPAPER DIVISION
DIVISION DES JOURNAUX

FEBRUARY 21, 1983

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو — کہ قرآن میں آیا ہے لا تقنطوا

EDITOR Sohail Akhtar

THE MESSENGER
FORTNIGHTLY NEWSPAPER

پندرہ روزہ
پیغامبر
اسکاربرو (کینیڈا)
مدیر: سہیل اختر

PERSONNEL
Phone: 416-282-8671

100 CARONIA SQUARE, SCARBOROUGH, ONTARIO, CANADA M1B 2Z8

REPRESENTATIVE
F. J. Kowalski,
Phone: 416-922-5258

لاہور میں خواتین کا جلوس، لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال

خواتین مظاہرین چیف جسٹس کو نئے قانون شہادت کے متعلق یادداشت پیش کرنا چاہتی تھیں

لاہور — [illegible]

عام انتخابات ہی پیر پگارا
ملک کے مسائل کا واحد حل

[illegible]

سکواش کے سابق عالمی چیمپئن محب اللہ کو ہیروئن کی سمگلنگ کے جرم میں ۹ سال قید کی سزا سنا دی گئی۔

لندن — سکواش کے سابق عالمی چیمپئن پاکستان کے محب اللہ خان کو کل برطانیہ کی ایک عدالت نے ساٹھ لاکھ پونڈ کی مالیت کی ہیروئن سمگل کرنے کے الزام میں جیل بھیج دیا ہے۔ استغاثہ نے محب اللہ پر الزام لگایا تھا کہ سکواش کے پیشہ ور کھلاڑی کی حیثیت سے جب ان کا کیریئر چوٹ کی وجہ سے ختم ہو گیا تو انہوں نے منشیات کی سمگلنگ شروع کر دی۔ محب اللہ خان نے ان الزامات کی تردید کی تھی اور کہا تھا کہ وہ برطانیہ طبی علاج اور اپنے ڈاکٹر سے معائنہ کروانے کے لئے آئے تھے۔ وہ یہ کہتے رہے کہ ہیروئن ان کے علم کے بغیر چھپا دی گئی تھی لیکن ٹائمز کے نامہ نگار کے کہنے کے مطابق عدالت نے انہیں مجرم قرار دیا اور نو سال قید کی سزا دی۔

نظریۂ پاکستان کی اصطلاح بنیادی طور پر غلط ہے
غوث بخش بزنجو

کراچی — [illegible]

آسام میں ہندو مسلم فسادات کے دوران چھ افراد ہلاک ہو گئے

ہندوؤں نے مسلمانوں کو انتخابات کا حامی قرار دے کر ان کے مکانات نذر آتش کر دیئے

راولپنڈی — [illegible]

اسلامی کلاک و گھڑیاں

کراچی — [illegible]

بھارت کی رسوائے زمانہ ڈاکو پھولن دیوی نے ۲۲ ساتھیوں کے ہمراہ ہتھیار ڈال دیئے

ہتھیار ڈالتے وقت پھولن پر لرزہ طاری تھا، وہ ساری تقریب کے دوران ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکال سکی

نئی دہلی — [illegible]

چیونگم کھانے سے معذور لڑکی کو ۵۰۰۰ اسٹرلنگ ہرجانہ کی ادائیگی

برمنگھم — [illegible]

سکول ماسٹر کا کارنامہ

[illegible]

قتل کا ملزم بری

[illegible]

Income Tax

انکم ٹیکس سروس

ACCOUNTING SERVICES

انکم ٹیکس کے سلسلہ میں تمام کام انتہائی معقول معاوضہ پر کیا جاتا ہے

آج ہی علی دیوجی کو فون کیجئے

INCOME TAX SERVICE

HAVE YOUR RETURNS PREPARED ACCURATELY, EXPERTLY, ECONOMICALLY. TAKE ADVANTAGE OF ALL YOUR DEDUCTIONS, OUR PROFESSIONAL KNOWLEDGE AND LOW RATES.

WE ARE AVAILABLE YEAR-ROUND TO PROVIDE REGULAR ACCOUNTING SERVICE. WE ALSO PROVIDE AMORTIZATION SCHEDULES.

TELEPHONE MR. ALI DEVJEE AT 226-5551 BETWEEN 8:30 -5:00.

EXECUTIVE MANAGEMENT CONSULTANTS
4967 YONGE STREET
WILLOWDALE, ONTRRIO

راز داری

دیر سے منع کرنے کے باوجود تم نے بیگم صاحبہ کو کیوں بتایا کہ میں کل رات کافی دیر سے گھر آیا تھا مالک نے برہم ہو کر خادم سے پوچھا۔

میں نے بیگم صاحبہ کو بالکل نہیں بتایا جناب خادم نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا جب انہوں نے پوچھا کہ آپ رات کب تشریف لائے تھے تو میں نے انہیں بتایا کہ میں وقت نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ میں اس وقت صبح کا ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔

جوابات

(۱) حضرت علیؑ اور حضرت مریمؑ (۲) ۱۸ سال تک (۳) اس نے خودکشی کر لی تھی (۴) سورۃ فاتحہ (۵) رضوان (۶) سورۃ یٰسین (۷) حضرت داؤد علیہ السلام (۸) سورۃ الرحمٰن (۹) مالک (۱۰) زلیخا (۱۱) انجیر (۱۲) شیر خدا حضرت علی مرتضیٰؑ

FitFive.
Just for you.

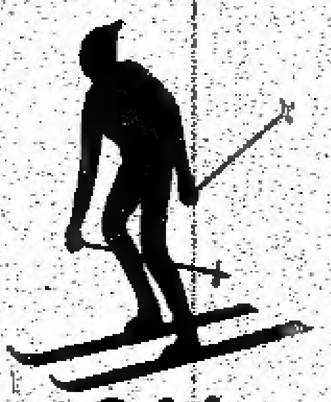

FITNESS at your own pace ... doing the things you like to do.

That's FitFive. A personal activities guide specially designed to encourage and monitor your physical activity ... and it can help improve aerobic capacity.

Best of all, it doesn't matter whether you're into fitness or not. Because FitFive is helpful for anyone, at any level.

FitFive. Pick up your free Level 1 pamphlet at most libraries, sporting goods stores and municipal recreation centres, or send this coupon:

FitFive, Fitness Ontario
Queen's Park, Ontario M7A 2R9

Yes, send me my free FitFive Level 1 pamphlet

NAME: ____________

ADDRESS: ____________

CITY: ____________ POSTAL CODE: ____________

Ontario — Ministry of Tourism and Recreation — Reuben Baetz, Minister — William Davis, Premier

Fitness Ontario En forme

Air France to PAKISTAN

ائر فرانس کے ذریعے

اپنے سفر کو خوشگوار بنائیے

پاکستان کیلئے سب سے زیادہ رعایت دینے والی ائر لائن ائر فرانس کی ٹکٹ کیلئے

آج ہی ظہیر مودی یا محمد جاوید پال کو فون کیجئے

M & J TRAVEL

960-8348

بقیہ: کوثر نیازی

ایڈیٹر مالکان کا ملازم ہوتا ہے۔ صحافت اب پیسے کا کھیل بن گئی ہے۔ ہر اخبار پنساری کی ایک دکان ہے جس سے ہر شخص اپنی مرضی کا سودا خرید سکتا ہے۔

سوال:۔ آپ جب اطلاعات کے مرکزی وزیر تھے آپ نے اس سلسلہ میں کیا اقدامات کئے؟

جواب:۔ یہ کسی شخص یا حکومت کے کچھ کرنے یا نہ کرنے کا سوال نہیں ہے۔ یہ جدید ٹیکنالوجی یا جدید صنعتی دور کا منطقی نتیجہ ہے۔

سوال:۔ موجودہ سیاسی منظر کے بارے میں آپ نے تفصیل سے بات کی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہونا چاہئے؟

جواب:۔ ظاہر ہے کہ معاشی جمہوری عمل تو یہ ہے کہ فوج کا کردار اقتدار میں شریک نہیں۔ ملک کی حفاظت ہے۔ مگر فوج یہاں حکومت میں مستقل اور برابر شریک رہی ہے۔ اب آپ چاہیں یا نہ چاہیں یہاں کی ہر تبدیلی کے پیچھے فوج کار فرما رہی [illegible] آئینی [illegible] اس درمیانی [illegible] عام [illegible] آنی چاہئیں۔ اس کے نتیجہ میں قدم بہ قدم معاشی جمہوری نظام کی طرف بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ لیکن مارشل لاء سے پہلے قدم پر جمہوریت کی طرف چھلانگ مجھے آج تک تاریخ میں نظر نہیں آتی۔ مثالی صورت حال آج کا مسئلہ نہیں۔ سوال کسی حل کے قابل عمل ہونے کا ہے۔

پورے عالم اسلام میں کہاں جمہوریت ہے کوئی ایک مسلمان ملک بتائیے جہاں بادشاہت آمریت یا فوجی حکومت نہ ہو۔ ہم نے آئین بنایا تو اپنے خیال سے فوج کے رستے بند کر دیئے۔ فوجی حکومت پھر آئی تو ثابت ہو گیا کہ ہم غلط تھے۔ اب حقیقت پسندانہ زاویہ نگاہ یہی ہے کہ اسے آئینی شکل دے دی جائے۔ وہ کم از کم مارشل لاء سے بہتر صورت ہو گی۔ اور مسلسل انتخابات کے ذریعے جب سیاسی جماعتیں ابھریں گی جمہوری عمل مکمل ہو گا۔ تو فوج کا عمل دخل مستقل طور پر ختم کیا جا سکے گا۔ فوج گوشہ کا فائدہ بھی دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ملک میں کوئی منظم قوت [illegible] سیاسی جماعت [illegible] [illegible] مسلمان [illegible]

شرمندہ

مینا بازار کے بس اسٹاپ پر کھڑا ایک لڑکا کالج کی لڑکیوں کو دیکھ کر فقرے کس رہا تھا ایک اسمارٹ سی لڑکی قریب سے گزری تو اس نے کہا

تجھ سے بچھڑ کر زندہ ہیں

لڑکی نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے اس نے شعر اس طرح مکمل کیا۔

ہم بہت شرمندہ ہیں

چھولیا

ایک ڈاکٹر صاحب رات گئے ہسپتال سے نکلے ابھی وہ اپنی کار تک نہیں پہنچے تھے کہ ایک دیوانے شخص نے ان کا پیچھا کیا، وہ ڈر کے بھاگے پاگل بھی ان کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ آخر وہ بھاگتے بھاگتے تھک گئے اور نیچے زمین پر گر گئے اور پاگل نے جھکتے ہوئے ان کے ہاتھ لگا کر کہا چھولیا۔

پرانا گاہک

شادی کے بعد میاں بیوی ایک ہل اسٹیشن پر ہنی مون منانے گئے، ہوٹل کے منیجر نے جب نام پوچھے بغیر رجسٹر میں ان کا اندراج کر لیا تو بیوی نے حیرت سے سوال کیا آپ کو ان کا نام کیسے معلوم ہوا؟ منیجر بولا یہ تو ہمارے پرانے گاہک ہیں ہر سال ہنی مون منانے اس ہوٹل میں آتے ہیں۔

گدھے

ایک صراف اپنے کام میں مصروف تھا ایک شخص آیا اور اس سے پوچھنے لگا آپ کے پاس کیا بکتا ہے؟

صراف نے غصے سے کہا یہاں گدھے بکتے ہیں۔ اس شخص نے کہا آپ اکیلے رہ گئے ہیں یا کوئی اور بھی ہے۔

گناہوں کی سزا

ایک عیسائی نوجوان نے گرجا گھر میں پادری کے سامنے دو زانوں ہو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، اور پوچھا مقدس باپ! میرے گناہوں کی سزا آخرت میں تو نہیں ملے گی؟

نہیں۔ پادری نے شفقت سے کہا، اپنے گناہوں کی سزا تم شادی کے بعد یہیں بھگت لو گے۔

خود ہی سوچئے!

ڈنر میں شریک ہونے والے ایک مہمان نے ایک خاتون کے متعلق اپنے میزبان سے پوچھا

"کیا یہ تمہاری بیوی ہے"

میزبان نے کہا خود ہی غور کیجئے بھلا کوئی اچھا بھلا انسان اتنی بدصورت عورت کو ملازم رکھ سکتا ہے۔

وفاقی محتسب اعلیٰ

موجودہ حالات میں جب بدعنوانیاں اپنے عروج پر پہنچی ہوئی ہیں، پاکستان میں وفاقی محتسب اعلیٰ کا تقرر ایک خوش آئند قدم ہے۔ جسٹس [illegible] محمد افضل نے اس عہدہ پر فائز ہو کر ایک بڑے [illegible]

[illegible]

Income T[illegible]

HAVE YOU[illegible]
TAKE ADV[illegible]
LEDGE AN[illegible]

WE ARE A[illegible]
SERVICE[illegible]

TELEPHON[illegible]

Fit[illegible]

FITNESS a[illegible]
like to do.

That's FitFi[illegible]
designed to[illegible]
... and it c[illegible]

Best of all,[illegible]
or not. Beca[illegible]

FitFive. Pick[illegible]
libraries, sp[illegible]
centres, or s[illegible]

FitFive, Fitnes[illegible]
Queen's Park,[illegible]

Yes, send me[illegible]

NAME
ADDRESS
CITY

Ontario

خصوصی رپورٹ

ایف ۱۶ کے آنے کے بعد پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنا آسان نہیں رہا

رجنوری ۱۹۸۳ء کا اجلا اور شفاف دن تھا۔ پاکستان ایئر فورس کے ایک بیس پر بہاریوں کی خوب صورت دھوپ بکھر رہی تھی ایئر فورس کے اعلیٰ حکام بیس پر موجود تھے جونہی دو بجکر بیس منٹ ہوئے فضا میں ایک بے پناہ شور ہوا جیسے نیاگرا آبشار کہیں نزدیک گرنا شروع ہوگیا۔ لیکن یہ شور سن کر بیس پر موجود تمام لوگوں کے چہروں پر اطمینان اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی وہ اسی شور کے منتظر تھے۔ کیونکہ یہ شور عصر حاضر کے جدید ترین اور نہایت ہی قابل اعتماد جنگی طیارے ایف ۱۶ کے رن وے پر پہنچنے کا تھا۔

چالیس ایف ۱۶ کی پہلی کھیپ کے طور پر پہنچنے والے یہ چھ طیارے امریکہ سے دہران کے راستے سرگودھا پہنچے تھے۔ دہران سے انہیں پاکستانی ہوا باز اڑا کر لائے تھے اور یوں اس سودے اور سمجھوتے کی تکمیل ہوئی جسے بین الاقوامی سفارتی اور سیاسی حلقوں میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہوگئی تھی۔

چالیس ایف ۱۶ طیاروں کی خریداری کا سودا جس کی مالیت ۳ء۲ بلین ڈالر یعنی ۳۰ کروڑ امریکی ڈالر ہے۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں طے پا گیا۔ لیکن اصلی طور پر ۲۰ نومبر ۱۹۸۱ء کو امریکی ایوان نمائندگی کرنے والی غیر ملکی امداد کی کمیٹی نے پاکستان کو ان طیاروں کی فروخت کو منظور کیا تھا اس کے بعد ۲۲ نومبر اور ۲۳ نومبر کے دن اس اعتبار سے اہم رہے کہ ان دو دنوں ہی میں ایف ۱۶ کا سودا عملی اعتبار سے آگے بڑھا۔

پاکستان نے اس سودے کی ساری رقم کی نقد ادائیگی کی شرط کو منظور کر کے شروع ہی میں اس سلسلہ میں مہر تصدیق ثبت کر دی تھی لیکن اس کے باوجود پاکستان سے کہا گیا تھا کہ طیاروں کی فراہمی کا سلسلہ کم از کم ۴۰ ماہ تک جاری نہیں کیا جائے گا کیونکہ طیارہ ساز کمپنی جنرل ڈائنا میکس پہلے سے بک کئے ہوئے آرڈر کی تعمیل میں مصروف ہے۔

افغانستان میں روسی فوجوں کی مداخلت مشرق وسطیٰ کی صورت حال، عراق، ایران جنگ اور بھارت کی بے پناہ فوجی تیاریوں کے ساتھ بحر ہند کے علاقے میں سپر طاقتوں کی مداخلت کے خطرات۔ یہ سب ایسے عوامل تھے جنہیں پاکستان کی حکومت ۴۰ ماہ تک نظر انداز نہیں رکھ سکتی تھی چنانچہ جنرل ڈائنا میکس سے کہا گیا کہ وہ ایف ۱۶ جلد سے جلد پاکستان کو فراہم کرے۔ اس دوران میں یہ بھی واقعہ ہوا کہ امریکہ میں یہودی لابی نے اس بھارتی پراپیگنڈہ کو عام کرنے میں مدد فراہم کی۔ ایف ۱۶ کی فراہمی سے پاکستان اور ہندوستان میں جنگ کا خطرہ بڑھ جائے گا چنانچہ خود ہندوستانی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے غیر ملکی اخبار نویسوں کے سامنے بے شمار مرتبہ ایف ۱۶ کو ہوا بنا کر پیش کیا۔ انہوں نے سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے براہ راست سوال کیا کہ آخر پاکستان ایف ۱۶ سے کس پر حملہ کرے گا۔ اس کو ان طیاروں کی کیا ضرورت ہے؟

اس کے باوجود یہ سودا منسوخ نہ ہوا کیونکہ ایسا ناممکن تھا البتہ یہ خبر سننے میں آئی کہ پاکستان کو جو ایف ۱۶ فراہم کئے جائیں گے۔ ان میں طویل ترین فاصلے تک دشمن کے طیاروں کا سراغ لگانے والا حساس ریڈار ۶۹-APG نہیں لگا ہوا ہوگا جسے عام طور پر بلیک بکس کہا جاتا ہے اس کی بجائے اس میں ۶۶ … لگا دیا جائے گا۔ پاکستان نے اس موقع پر انتہائی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے واشگاف لفظوں میں کہا کہ مسئلہ طیاروں کی فراہمی کا نہیں امریکہ جیسے ملک کی ساکھ اور اپنے عہد کا ہے۔ اس کے بعد امریکی پریس میں یہودی حلقوں نے ان طیاروں کی فراہمی کو پاکستان میں بحالی جمہوریت، انسانی حقوق، سول حکومت کے قیام اور بعض دیگر سیاسی معاملات سے مشروط اور منسلک کرنے کی مذموم کوششیں کیں لیکن پاکستان نے ان کوششوں کو اپنی سفارتی حکمت عملی سے مؤثر نہیں ہونے دیا۔

عالمی پریس اور حلقوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے بلکہ خود اس کی نشاندہی کی ہے کہ پاکستان کو ایسے ایف ۱۶ طیاروں کی فراہمی رہے جیسے کہ خود امریکی ایئر فورس کے استعمال میں رہیں، دراصل صدر محمد ضیاء الحق کی ذاتی دلچسپی اور صدر ریگن کی مداخلت کا نتیجہ ہے اور اس حقیقت کو یوں بھی تقویت ملتی ہے یہ مسئلہ جو صدر ضیاء الحق کے دورہ امریکہ سے کچھ دیر پہلے پیدا ہوا تھا۔ نہایت تیزی اور دانش مندی سے اس دورے سے پہلے ہی طے کر لیا گیا۔

ایف ۱۶ کیسے بنے

ایف ۱۶ جسے بین الاقوامی حلقوں میں ۱۹۸۰ء کے بعد سے "فائٹنگ فالکن" کا نام دیا گیا ہے بنیادی طور پر امریکی ساخت کا … طیارہ ہے اس کو تیار کرنے والی کمپنی کا نام جنرل ڈائنامکس ہے ایف ۱۶ کی تین اقسام F-16/79 اور F-16 E بھی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ مشہور فائٹنگ فالکن ہی ہے اس سے پہلے جو اس قسم کے طیارے بنائے گئے تھے اس کو F-16 کا نام دیا گیا تھا اس کو ۱۹۷۸ء میں امریکی ایئر فورس میں فلائیٹ ویٹ فائٹر کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا پہلے دو طیاروں میں سے ایک نے اپنی سرکاری پرواز ۲ فروری ۱۹۷۴ء کو کی۔ اس کے بعد اسے مختلف اسلحہ اور ہتھیاروں کی مدد سے آزمایا گیا حتیٰ کہ ۱۹۷۸ء میں اس یک نشستی طیارے میں لیزر سسٹم بھی نصب کر دیا گیا جس کے بعد اسے زمین پر نشانہ لگانے اور ہدف کو تباہ کرنے کی صلاحیت اور زیادہ حاصل ہوگئی۔ لہٰذا اب ایف ۱۶ زمین سے کسی امداد اور راہنمائی کے بغیر اپنے کمپیوٹر سسٹم کی مدد سے خود اپنے ہدف کی قسمت کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

اس سے پہلے ۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء کو امریکی ایئر فورس کے سیکرٹری نے اعلان کیا کہ ایف ۱۶ کو وسیع پیمانے پر تیاری کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے اور اس میں ریڈار کی تنصیب اور ہر موسم میں تسلی بخش کارکردگی کو یقینی بنانے کے لئے اس کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ چنانچہ جولائی ۱۹۷۷ء میں جو آٹھ طیارے تیار ہوئے ان میں سے چھ یک نشستی تھے باقی دو میں سے ہر ایک میں دو نشستوں کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ ان میں سے پہلی قسم کے طیارے نے اپنی پہلی پرواز ۸ دسمبر ۱۹۷۶ء کو کی جبکہ دوسری قسم کے طیارے ۸ اگست کو فضا میں بلند ہوئے۔

۷ جون ۱۹۷۵ء کو نیٹو کے چار ملکوں یعنی بیلجیم ڈنمارک، نیدرلینڈز اور ناروے نے مشترکہ طور پر اعلان کیا کہ انہوں نے اپنی افواج میں ایف ۱۰۴ قسم کے طیاروں کی جگہ ایف ۱۶ کو شامل کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ابتدائی طور پر ۳۴۸ طیاروں کا آرڈر دیا گیا تھا جن میں سے بیلجیم کو ۱۱۶ ڈنمارک کو ۵۸ نیدرلینڈ کو ۱۰۲ اور ناروے کو ۷۲ طیارے ملنے تھے۔ ان کل میں سے ۵۸ طیارے دو نشستوں والے تھے۔ معاہدہ کے مطابق بعض فاضل پرزوں کو جوڑنے کے لئے بیلجیم اور نیدرلینڈ میں ضروری انتظامات کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ۱۹۸۰ء میں نیدرلینڈ کی شاہی فضائیہ نے حکومت سے اجازت چاہی تھی کہ ابتدائی سودے میں ایف ۱۶ کی تعداد بڑھا کر ۱۱۱ کر دی جائے۔

اس وقت یورپی ملکوں میں تقریباً ۳۰ کمپنیاں ایسی ہیں جو ایف ۱۶ کے فاضل پرزے یا دوسرے آلات کی جزوی تیاری کا کام انجام دیتی ہیں۔

ایران کی حکومت نے بھی ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو ۱۶۰ ایف ۱۶ طیاروں کی خریداری کے فیصلے کا اعلان کیا تھا لیکن بعد ازاں جنوری ۱۹۷۹ء میں یہ فیصلہ اور سودا منسوخ کر دیا گیا۔ اسرائیل نے اگست ۱۹۷۸ء میں کم از کم ۷۵ ایف ۱۶ طیارے خریدنے کا اعلان کیا اور ۳۱ جنوری ۱۹۸۰ء کو پہلی اس کو مطلوبہ کھیپ فراہم کر دی۔

یورپ میں ایف ۱۶ کی آمد کا سلسلہ بیلجیم سے شروع ہوا جسے ۲۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو پہلا طیارہ فراہم کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مصر کو بھی ۱۹۸۰ء کے اواخر تک تقریباً ۴۰ ایف ۱۶ طیارے فراہم کئے گئے تھے۔

خصوصیات

ایف ۱۶ انتہائی قابل اعتماد اور مضبوط ساخت کا بنا ہوتا ہے۔ ایف ۱۶ میں بیک وقت دو افراد سوار ہو سکتے ہیں۔ انتہائی ہلکا پھلکا اور تیز رفتار ہونے کے باعث یہ دشمن کے علاقے میں دور تک حملہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ ایک اور خصوصیت جو اسے دیگر طیاروں سے الگ اور ممتاز کرتی ہے۔ یہ ہے کہ ایف ۱۶ بوقت ضرورت عمودی طور پر ۸۰ درجے کے زاویئے پر زیادہ سے زیادہ دیر تک محو پرواز رہ سکتا ہے۔

ایف ۱۶ A میں ۳۱۶۲ کلوگرام ایندھن بھرا جا سکتا ہے جب کہ ایف ۱۶ B میں ۲۶۳۳ کلوگرام ایندھن کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس طرح اس کی زیادہ سے زیادہ جو رفتار ہے وہ … میل ہے۔ طیارے کے پچھلے حصے میں اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ نمی اور خراب موسم کا بخوبی مقابلہ کر سکتا ہے۔ زمین پر اترتے وقت اس کے پہیوں کو تیزی سے حرکت ہے کہ ہنگامی صورت حال کا آسانی سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں ایندھن کے لئے دو ٹینک ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۳۱۶۲ کلوگرام ایندھن بھرا جا سکتا ہے۔ البتہ دو نشستوں والے طیارے میں یعنی ۱۶-B میں اس سے ۱۷ فیصد کم ایندھن بھرا جا سکتا ہے۔

ایف ۱۶ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دوران پرواز بھی ایندھن بھرا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے طیارے کے سامنے والے حصے میں سہولت میسر ہوتی ہے۔

ایف ۱۶ طیارہ ساٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر سکتا ہے اور اس کی پرواز کی حد ۱۵۰۰ میں ۲ الیکس سونا ٹیکل میل ہے۔ اس طیارہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ہر حالت میں اپنی رفتار پر گھومنے، مڑنے حتیٰ کہ قلابازی کھانے کی بہترین صلاحیت رکھتا ہے اور یہ صلاحیت دنیا کے کسی اور طیارے میں موجود نہیں۔ اسی طرح ایف ۱۶ میں جو الیکٹرانک سسٹم نصب ہے وہ کسی اور طیارے میں بھی موجود نہیں۔

"سپیرو" میزائل نصب ہیں جو فضا سے زمین پر مار کرنے والے جدید ترین میزائل تسلیم کئے جاتے ہیں۔ فضا میں دوسرے طیاروں سے معرکہ آرائی اور بمباری کے علاوہ اپنے الیکٹرانک سسٹم اور میزائل کی وجہ سے یہ طیارہ ۵۹۰ میل کے دائرہ میں فضا اور زمین پر نگاہ رکھتے ہوئے اپنے علاقے کی نگرانی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پاکستان کو جو ایف ۱۶ طیارے ملے ہیں اس سے پاکستان فضائیہ کی فوجی قوت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے اور وہ ملکی سرحدوں کا دفاع پہلے سے زیادہ مؤثر انداز میں کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔

ایف ۱۶ کی کارکردگی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ دہلی کے لال قلعہ اور تارا پور کا ایٹمی ری ایکٹر پلانٹ ان کی زد میں ہے۔ لیکن واضح رہے کہ یہ فوجی قوت صرف ملکی دفاع اور علاقے کے امن کو مستحکم کرنے میں استعمال ہوگی۔

اب دہلی کا لال قلعہ اور تارا پور کا ایٹمی پلانٹ ایف ۱۶ کے رحم و کرم پر ہیں

فضائی برتری کی ضمانت

پہلی جنگ عظیم کے ابتدائی ایام سے ہی جبکہ سکاؤٹ نامی طیاروں کے عملے نے دشمن کی مشینوں پر رائفلوں، سروس ریوالوروں، شارٹ گنوں یا ان دوسرے ہتھیاروں سے جو کہ اس وقت دستیاب تھے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ اس دن سے لے کر آج تک مختلف کردار ادا کرنے کے لئے منفرد اور مخصوص قسم کے طیارے بنائے جاتے رہے ہیں۔ کوئی بھی واحد خوبی اس بات کی ضمانت نہیں ہوتی کہ اس ڈیزائن کا طیارہ کامیاب رہے گا لیکن جب کبھی صحیح ڈیزائن منظر عام پر آتا ہے تو اس کے تیار کنندگان اس کے بے پناہ فوائد کے ضمن میں بڑھ چڑھ کر دعوے کرتے ہیں۔

اس حقیقت کے ثبوت کے طور پر ڈاسو کے میراج ۳، مکویان کے مگ ۲۱ اور نارتھروپ کمپنی کے بنائے ہوئے ایف ۵ طیاروں کی طویل فہرست دی جا سکتی ہے۔

ایف ۱۶ کو کثیر المقاصد طیارہ قرار دیا گیا ہے جس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ یہ دو طرح کے مشن انجام دے سکتا ہے یعنی فضائی برتری اور فضا

فنی تفصیلات

میزائل لانچر کے اوپر والے پروں کا احاطہ	۳۱ فٹ
میزائلوں کے اوپر والے پروں کا احاطہ	۳۲ فٹ
مجموعی لمبائی	۴۷ فٹ سات انچ
کل اونچائی	۱۶ فٹ ۵ انچ
پچھلے حصے کی اونچائی	۱۸ فٹ
ویل ٹریک	۷ فٹ ۹ انچ
پہیوں کا بیس	۱۳ فٹ ایک انچ
کل گھیراؤ	۳۰۰ مربع فٹ
ایف ۱۶ A کا وزن	۶۸۶۶ کلوگرام
ایف ۱۶ B کا وزن	۷۱۵۷ کلوگرام
سروس کی حد	۱۵۲۴۰ میل
حملہ کا دائرہ	۵۷۵ میل

اہم اور قابل ذکر تنصیبات۔ ٹوٹو سائنس گن کیمرہ فائر کنٹرول کمپیوٹر، لیزر ٹارگیٹنگ، الیکٹرو آپٹیکل ہتھیار چلانے کی گنجائش۔ روایتی بم اور میزائل لے جانے کی گنجائش۔ دشمن کا پتہ دینے والے آلات۔

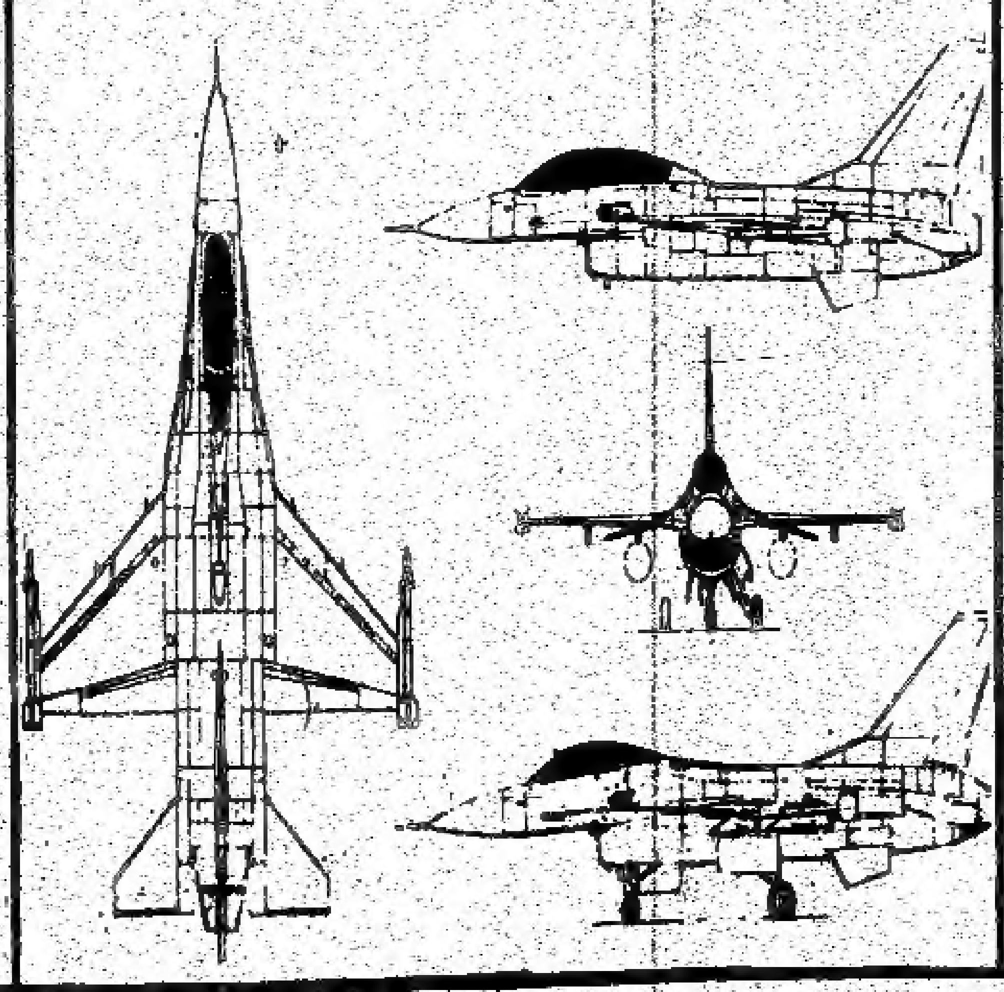

مسکراہٹ ہے ساری دلہن کیلئے، زمیاں ہوتی ہیں گل بدن کیلئے، ہر ادا وقف ہے بانکپن کیلئے، پھول ہوتا ہے یعنی چمن کیلئے
باغ ہستی میں شبنم سے بھر لینا کیا، جو چمکتا رہے آسماں پیار کا، زندگی بھر یونہی مسکرا مسکرا، سچے موتی لٹانے تو کیا بات ہے

سے زمین پر بار (گراؤنڈ اٹیک) کی ذمہ داری۔

فضائی برتری دراصل کسی ایک ذمہ داری یا مشن کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اسے مخالف صورت حال کا نام دینا زیادہ مناسب رہے گا۔ ایسی فضا جسے فضائی برتری حاصل ہو دشمن کے ضرب لگانے والے طیارے

ایسے حملوں کو روک دیتے ہوئے اور خود اپنے حملہ کرنے والے طیاروں کی ٹکڑیوں کی دشمنوں سے مخالف ادا کا طیارہ کو دور رکھتے ہوئے کسی بھی جنگی علاقے کی فضا کا کنٹرول حاصل کر سکتی ہے۔ اس سلسلے کی ایک مثال عراق کی ایٹمی تنصیبات پر اسرائیل کا حملہ ہے اسرائیلیوں نے اس مشن میں ایف ۱۵ - اور ایف ۱۶ استعمال کئے۔ اول الذکر نے عراقی طیاروں کا راستہ روکا اور یوں ایف ۱۶ کو بلا رکاوٹ اپنے ہدف کو تباہ کرنے کا موقع مل گیا چنانچہ اب یہ امر حقیقت کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ ایف ۱۶ فضائی برتری کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ کیونکہ یہ تقریباً ۲۰ میل کے فاصلے تک اپنے شکار کو تلاش کر سکتا ہے پھر اس پر جھپٹ سکتا ہے کہ اس میں وولکین M-61A-1 نامی گھومنے والی توپ نصب ہوتی ہے جو ایک منٹ میں پانچ سو راؤنڈ فائر کرتی ہے اور چھ ہزار گولیاں چلاتی ہے فضائی برتری کو یقینی بنانے کے لئے یہ طیارہ ریتھیون اے آئی ایم - ۹ سائیڈ وائنڈر قسم کے فضائی جنگ میں استعمال ہونے والے میزائل بھی اٹھا سکتا ہے۔

آزمائش کی گھڑی میں

(فضا سے زمین پر مار) - گراؤنڈ اٹیک کے لئے ایف ۱۶ طیارہ ذاتی دفاع کی خاطر دو عدد اے آئی ایم - ۹ سائیڈ وائنڈر میزائلوں کے ساتھ ساتھ سات بیرونی پائلنز (PYLONS) یا ہارڈ پوائنٹس کے اندرونی ایندھن میں کمی کر دی جائے تو اس کے ہتھیاروں کا وزن (PAYLOAD) پندرہ ہزار دو سو پونڈ تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ حقیقتاً متاثر کرنے والے اعداد و شمار ہیں۔ کیونکہ وہ طیارہ جو قریب قریب اس کا ہمسر ہے یعنی جیگوار پانچ بیرونی ہارڈ پوائنٹس پر صرف دس ہزار کے بم اٹھا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی دو عدد میجک یا سائیڈ وائنڈرز کی قبیل کے فضائی جنگ کے لئے فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائل بھی لے جا سکتا ہے جو اس کے پروں کے اوپر لگے ہوتے ہیں۔ حال ہی میں کی گئی آزمائشوں کے دوران ایک ایف ۱۶ طیارے نے جس میں مارٹن میریٹا کا مین سی ایس ایف ایلٹس قسم کا لیزر شعاعوں کی مدد سے نشانے کا کھوج لگانے والا آلہ نصب کیا گیا تھا درستی کے ساتھ جی بی یو - ۱۰ اور جی بی یو - ۱۲ قسم کے ہر گائیڈڈ بم ٹھیک ٹھیک نشانوں پر گرائے۔

برٹش ایرو سپیس ڈائنیمکس کمپنی کے سپیئر نامی فضا سے زمین پر مار کرنے والے میزائل کو داغنے کا نقلی مظاہرہ کیا گیا۔ جنرل ڈائنیمکس کمپنی جی طور پر "واٹلڈ ڈیزل" یعنی جنگلی نیولا نامی دو نشستوں والے ایف ۱۶ بی طیارے کا ترمیم شدہ ماڈل بھی مکمل کر رہی ہے۔ اس نئے ماڈل میں دشمن کے ریڈار پر حملہ کرنے کے لئے شرائیک، ہارم اور میورک میزائل بھی نصب کئے جائیں گے۔

قریبی امداد کے لئے فضائی کارروائیوں میں یہ طیارہ اپنے ہتھیاروں کے لئے کم و بیش کسی طیارہ بردار بحری جہاز کی مانند ہوتا ہے۔ بنیادی اہمیت ہتھیاروں کو حاصل ہوتی ہے۔ اور طیارے کی فضائی صلاحیتیں ثانوی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں یہ اس لئے کہ دشمن کا مقصد دورانِ نشانوں کو تباہ کرنا ہوتا ہے اور یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ جہاز نے جو ہتھیار اٹھا رکھے ہوں انہیں ٹھیک ٹھیک نشانوں پر گرایا جائے۔

فضا سے زمین پر مار کرنے والے انواع و اقسام کے ہتھیاروں میں سادہ ترین مشین گنوں سے لے کر حد درجہ الیکٹرانک اور جدید ترین سسٹم شامل ہیں۔ لیکن یہ ہتھیار تین بڑے زمروں میں آتے ہیں یعنی گنیں، بم اور میزائل جنہیں بہینگ کے لحاظ سے آگے مزید حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ گنیں اے - ۱۰ بمبار طیارے کی ناقابلِ یقین جی اے یو - ۸/اے سے لے کر کچھ تربیتی

درزن میں حملہ کرنے والے طیاروں میں استعمال ہونے والی ۶۲ ملی میٹر کی مشین گنوں تک مختلف اقسام میں ملتی ہیں۔ ایف ۱۶ طیارے کی ۲۰ ملی میٹر کی توپ ہلکی بکتر بند گاڑیوں (فوجیوں کو لے جانے والی) اور بکتر بند کاروں کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے۔

بشرطیکہ زرہ بکتر کی موٹائی دس سے بیس ملی میٹر تک ہو۔ بموں کو عموماً دو درجوں یعنی اسمارٹ اور ڈمب میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ڈمب یا آئرن بم نان گائیڈڈ ہوتا ہے۔ یعنی چھوڑنے کے بعد اس کی راہنمائی کا کوئی نظام نہیں ہوتا۔ اور سمارٹ بم میں ایک قسم کا سر ہے کا تلاش کنندہ ہدف TERMINAL HOMING لگا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر الیکٹرو آپٹیکل (اس) اور رہنمائی حاصل کرنے والا وال آئی (PAVEWAY) سسٹم قریبی فاصلے سے دی جانے والی فضائی امداد و اعانت کے بہترین ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار CLUSTER BOMB ہے جو فضا ہی میں چھوٹے چھوٹے بموں کا ایک بادل سا پھیلا دیا کرتا ہے۔ اس کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کسی پرانی بندوق شارٹ گن کا جو زیادہ بڑے علاقے میں برابر کے دھماکہ خیز بموں کے دھماکے کی نسبت نیپام اور دوسری اقسام کے فیول ایئر ہتھیار بھی موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اس قسم کے گولہ بارود کے نفسیاتی اثرات بھی قابل ذکر ہیں۔

جہاں تک آزادانہ طور پر گرنے والے ہتھیاروں کا تعلق ہے فضا سے زمین پر مار کرنے والے میزائل یا بغیر کسی رہنمائی کے گرنے والے UNGUIDED ہوتے ہیں یا الیکٹرو آپٹیکل (ای او) کی مدد سے اور پھر لیزر شعاعوں کی مدد سے نشانہ تلاش کرتے ہیں۔ بغیر کسی رہنمائی کے گرنے والے اقسام کے میزائل کو ٹھونگا بھی کا برتن (CEP) کے ذریعے داغا جاتا ہے لیزر شعاعوں کی مدد سے اپنے ہدف کو ڈھونڈنے والے ہتھیار بے حد درست ہوتے ہیں اور ان ہتھیاروں کی حرکت توانائی اور پھٹنے والے حصے (AREA) کی بدولت نشانے کی تباہی و بربادی حقیقتاً یقینی ہو جاتی ہے۔ ای او کی رہنمائی میں اپنے نشانے پر گرنے والے ہتھیار عام طور پر بہت زیادہ بیش قیمت نشانوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بحری جہازوں کے لئے کیونکہ یہ نظام بے حد گراں ہوتا ہے۔

ایف ۱۶ طیارہ دشمن کے فضائی دفاع کو چیر کر نکل جانے کے لئے زمین سے بہت کم بلندی پہ اڑ سکتا ہے۔ میزائلوں کو روک کر تباہ کرنے والے طیاروں سے اپنا تحفظ کرنے کے لئے دشمن کے ریڈاروں کو درہم برہم اور انہیں جام کر سکتا ہے۔

ایف ۱۶ کی خامیاں

ماہرین کے مطابق ایف ۱۶ میں سب سے بڑی خرابی اور خامی یہ ہے کہ اس کا ریڈار بہت نیچی اور بہت اونچی پرواز کرنے والے طیاروں کا کھوج نہیں لگا سکتا اور اس کے علاوہ درمیانے فاصلے تک پرواز کرنے والے میزائلوں کے لئے نشانوں پر روشنی پھینکنے کی صلاحیت فراہم نہیں کرتا۔ اسی لئے عالمی منڈی میں ایف ۱۶ کے بارے میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ یہ جیگوار، فوکس بیٹ اور میراج ۲۰۰۰ قسم کے طیاروں کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کا مکمل جواب دینے میں ناکام بھی ہو سکتا ہے۔

ایف ۱۶ کے موجودہ مرینگ ڈاؤن ریڈار میں درمیانے فاصلے سے طویل فاصلے تک دشمن کے طیاروں کو الجھائے رکھنے کی صلاحیت بھی نہیں۔ اگرچہ جتنی اے آئی ایم ۔ سپیرو اور سکائی فلیش نامی درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے فضائی جنگ کے میزائل ایف ۱۶ سے کامیابی سے فائر کئے جا سکتے ہیں لیکن اس قسم کے میزائلوں کے نشانوں کو روشن کرنے کے لئے اس کے ریڈار میں مسلسل لہروں کے ایک جنریٹر کی کمی ہے۔ ایف ۱۶ طیارہ اپنی باڈی کے بالکل نیچے واقع ایک پائلن (PYLON) سے نصب شدہ بھیل خانے میں (۹۱، ۸۲) کا سامان اٹھا کر جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے ہتھیار اٹھانے کی گنجائش اور جگہ کم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ہوا

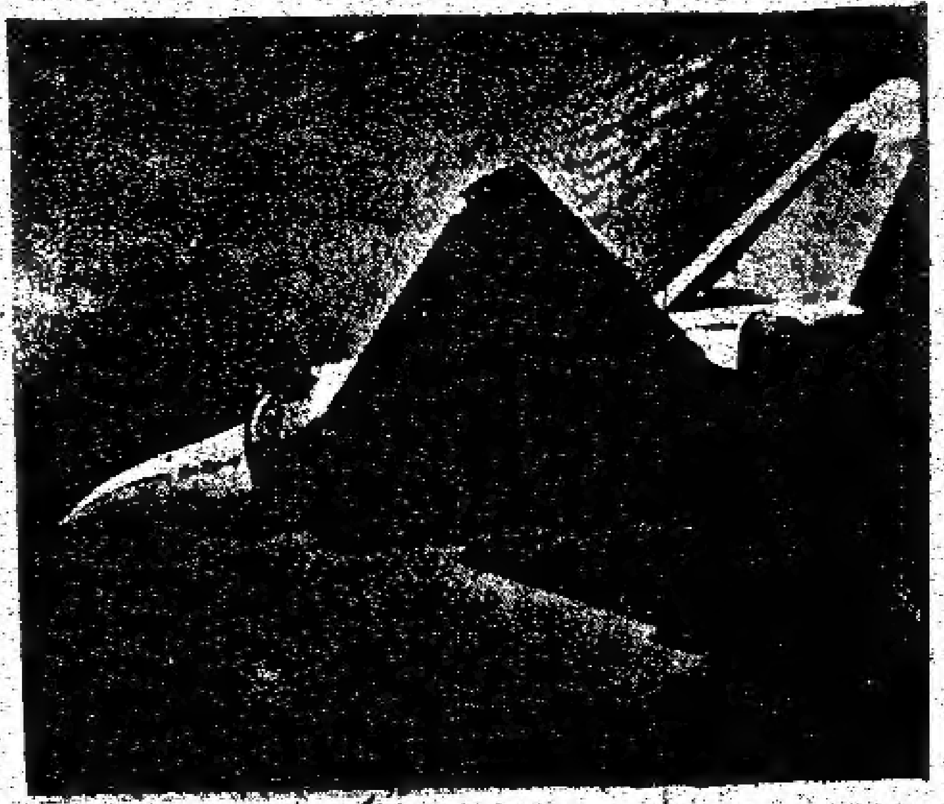

روسی طیارہ — مگ ۲۹

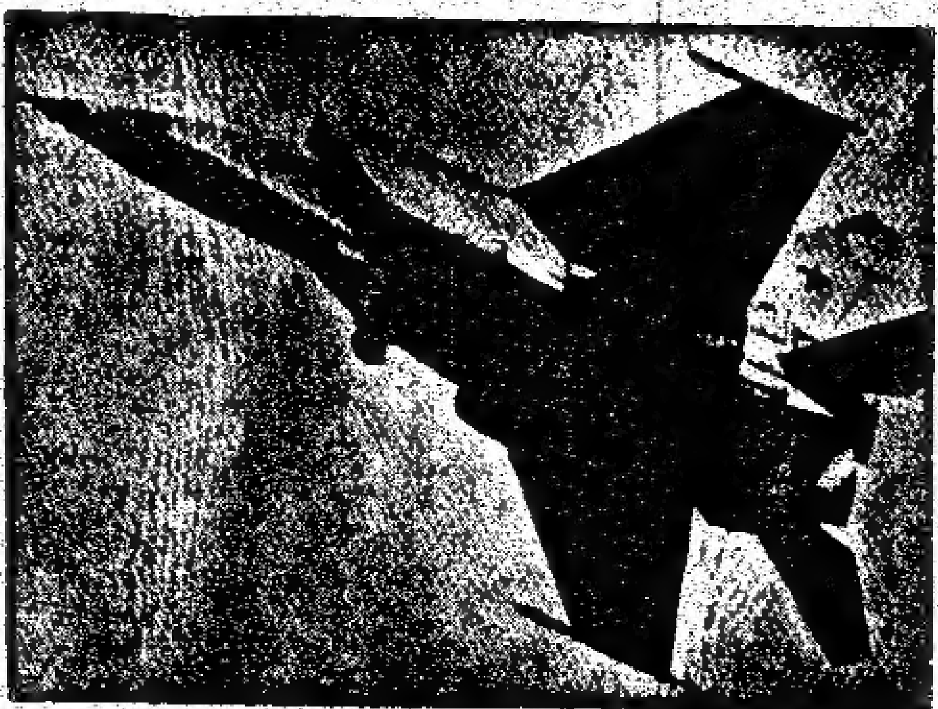

میراج ۲۰۰۰

مگ - ۲۷

کی رگڑ بھی بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور یوں طیارہ کی مجموعی کارکردگی پر بہت فرق پڑتا ہے۔ اس خامی پر قابو پانے کے لئے اسرائیل نے ریٹم نامی ایک اندرونی ای سی ایم سسٹم کا انتخاب کر کے اسے اپنے ایف ۱۶ کے پورے بیڑے پر نصب کر دیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب پاکستان کے ایف ۱۶ آزمائش کی گھڑی میں سرخرو ہونے کے لئے نیلگوں فضاؤں میں بلند ہوں گے تو ان کا سامنا قدرتی طور پر روسی، مغربی اور بھارتی ساخت کے طیاروں سے ہو گا۔ بھارت کے پاس "رجیت" ۲۲ - ۲۱ ماروت مگ ۲۱، فش بیڈ، مگ ۲۳ فلاگر، مگ ۲۵ فاکس بیٹ، مگ ۲۷، جیگوار اور میراج ۲۰۰۰ شامل ہیں۔

اس موازنہ سے پہلے یہ حقیقت بہرحال مدنظر رکھی جائے گی کہ ہر فضائیہ اپنے استعمال میں آنے والے ریڈار، جنگ میں قابو پانے والے سسٹم، فضائی آلات، برقیاتی توڑ، اور ای سی ایم کے آلات کے بارے میں معلومات کو مکمل صیغہ راز میں رکھتی ہے

اور یہ عوامل ہیں جو موازنہ کے علاوہ مرکزے نتائج کو بھی حتمی شکل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ "رجیت" دراصل برطانوی طیارے "نیٹ" کی تبدیل شدہ شکل ہے اور یہ طیارہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں اپنے چھوٹے سائز اور حد سے زیادہ چستی کی بدولت حیرت انگیز طور پر کامیاب جوابی حملہ (INTERCEPTOR) کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور صرف اپنے پھرتیلے پن اور گنوں پر انحصار کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ ایف ۱۶ اس سے آسانی سے نمٹ لے گا۔

جہاں تک "ماروت" کا تعلق ہے تو اس کا پس منظر یہ ہے کہ اس کا ڈیزائن ۱۹۶۰ء کے عشرہ میں اس جرمن ٹیم نے تیار کیا تھا جو اس وقت بھارت میں کام کر رہی تھی۔ اسے فضا سے زمین پر مار کرنے یعنی گراؤنڈ اٹیک کرنے والے طیارے کے طور پر ڈیزائن کیا گیا، پاک فضائیہ کے شاہینوں

کا سامنا کرنے کی بجائے اس طیارے کا استعمال اندرون ملک برپا ہونے والی علیحدگی کی تحریکوں سے نمٹنے میں زیادہ کامیاب رہے گا۔

سوویت یونین کے ڈیزائنوں میں مگ ۲۱ فش بیڈ بھی شامل ہے جسے ۵۰ء کے اواخر اور ۶۰ء کے اوائل میں اس وقت کی ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے تیار کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس کے جدید ترین ماڈل میں کچھ نمایاں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ لیکن ہر حال اس میں ایف ۱۶ جیسی "فنی بالادستی" مفقود رہے۔

مگ ۲۳ فلاگر اور مگ ۲۷ میں ایک چیز مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دونوں میں فضا سے زمین پر مار کرنے والی یکساں (VERSION) ہے۔ یہ طیارے امریکی ایف ۴ فینٹم طیاروں سے بڑی مشابہت رکھتے ہیں۔ مگ ۲۳ فلاگر کو فینٹم کے جواب کے طور پر ہی ڈیزائن کیا گیا تھا جو ابتدا ئی مگ ۲۱ سے کہیں برتر تھا۔ اس امر پر تو بحث ہو سکتی ہے کہ یہ طیارہ فینٹم کا جواب بن سکا یا نہیں لیکن اس کا ایف ۱۶ سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

جہاں تک روسی ساخت کے مگ ۲۵ فاکس بیٹ کا تعلق ہے تو اس طیارے کو ۵۰ء کے عشرے کے آخر میں امریکی بمبار طیاروں ایکس بی ۷۰ کے مقابلے میں پیش بینی کے طور پر استعمال کیا گیا تھا امریکی ایکس بی ۷۰ کو آواز سے تین گنا زیادہ رفتار پر ستر ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ چنانچہ فاکس بیٹ کو اس بلندی اور تیزی پر جا کر اسے ہدف بنانے اور اے ۸۰ گرد تباہی میزائل فائر کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ بعد میں بعض وجوہات کی بنا پر روسیوں نے اس میں کچھ تبدیلیاں کر کے اسے جاسوسی پر لگا دیا۔ چنانچہ امریکی فضائیہ کے بلیک برڈ کے ساتھ ساتھ بلا شرکت غیرے فضاؤں پر حکمران سا ہو گیا لیکن امریکیوں نے اپنے امریکی ساخت کے فینٹم اسے مار گرانے کے لئے بھیجے مگر اس کا نشان تک نہ پا سکے۔

اب حال ہی میں امریکی ایف ۱۴ - اور ایف ۱۵ کی بدولت ان کو تباہ کرنا ممکن ہوا ہے۔ لیکن جہاں

تک ایف ۱۶ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں بنیادی بات یہ ہے کہ بہرحال رکھی جانی چاہئے کہ بہت زیادہ بلندی پر اڑتے ہوئے طیاروں کو گرانے کے لئے ڈیزائن نہیں کیا گیا۔ لہذا اس سے اس نوعیت کے کام کی توقع عبث ہے۔ گویا مگ ۲۵ کو نشانہ نہیں بنا سکتا۔ لیکن اس کے لئے مگ ۲۵ کے فاکس فائر قسم کے ریڈار میں نیچے کی طرف دیکھنے اور اپنے شکار کی طرف میزائل کی راہنمائی کرنے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ البتہ یہ طیارہ کم بلندی پر آ کر ایسا کر سکتے ہیں لیکن وہاں عموماً ایف ۱۶ کی حکمرانی ہوتی ہے اور فضائی جنگ کا فیصلہ بھی اسی سطح پر ہو رہا ہوتا ہے۔

بھارت کے جیگوار کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ خصوصی قسم کی ضرب لگانے والا طیارہ ہے یہ درختوں کی اونچائی تک بہت ہی کم پرواز کرتے ہوئے دشمن کے فضائی دفاع کو تباہ کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اس طیارے کو اس خاصیت سے ایک مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ ایف ۱۶ کے ریڈنگ ڈاؤن ریڈار میں نیچے کی طرف دیکھنے اور بہت نیچی پرواز کرتے ہوئے طیاروں کو مار گرانے کے لئے فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی راہنمائی کرنے کی صلاحیت موجود نہیں ہے۔ گویا ایف ۱۶ کے لئے اس بمبار طیارے کو روکنا اور تباہ کرنا خاصا مشکل ہو گا۔

فرانس کا تیار کردہ میراج ۲۰۰۰ اس لئے مشہور ہے کہ اسے فرانس نے ایف ۱۶ کے جواب کے طور پر تیار کیا ہے یہ ایف ۱۶ جتنا پھرتیلا تو نہیں لیکن اس کا اسلحہ کا نظام نہایت جدید اور ہیبت ناک ہے اس نظام کی بنیاد اس کے تھامسن سی ایس ایف آر ڈی بینڈ فائر کنٹرول ریڈار پر رکھی گئی ہے فضائی جنگ کے ماترا آر ۵۵۰ میجک میزائل کے علاوہ اس میں ماترا سپر ۵۳۰ قسم کے فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائل نصب ہوتے ہیں جو طویل فاصلے سے اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ سپر ۵۳۰ کے ساتھ ایک ریڈار بھی ہوتا ہے اور یہ میزائل علی الترتیب بہت نیچی پرواز کرنے والے طیاروں کو نیچے جا کر اور بہت زیادہ اونچی پرواز کرنے والے طیاروں کو اوپر جا کر نشانہ بنانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس طیارے میں اندرونی برقیاتی توڑ بھی ہوتا ہے جس سے دشمن کے ریڈار سسٹم کو جام کیا جا سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیخ اعجاز رفیق

(۱) بتایئے حضرت جبرائیلؑ کتنی دفعہ حضور کے پاس آئے؟
(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام کتنے سال کے بعد یا کتنا عرصہ بیمار رہے؟
(۳) بتایئے حضرت عمرؓ کے قاتل کو کس نے قتل کیا؟
(۴) ام الکتاب قرآن مجید کی کونسی سورت کو کہا جاتا ہے؟
(۵) اس فرشتہ کا نام بتایئے جن کے ہاتھ میں جنت کے انتظامات ہیں؟
(۶) قرآن مجید کی اس سورت کا نام بتایئے جس کے پڑھنے سے دس بار قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے؟
(۷) وہ کون سے پیغمبر تھے جن کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا؟
(۸) عروس القرآن، قرآن مجید کی کونسی سورت کو کہا جاتا ہے؟
(۹) اس فرشتہ کا نام بتایئے جو روح کے حلقے کھولتے ہیں؟
(۱۰) حضرت داؤد علیہ السلام پر کونسی آسمانی کتاب نازل ہوئی؟
(۱۱) والتین والزیتون۔ اصحاب الیمین کے معنی بتایئے؟
(۱۲) بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے کون تھے؟

جوابات صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمایئے

عورت:
عورت ایک تصویر کی مانند ہے جو جاہل آدمی کے ہاتھ لگ جائے تو اپنی کچھ قدر و قیمت نہیں رکھتی لیکن صاحب دانش بیش قیمت خیال کرتے ہیں۔ نپولین
چند ایک عورتیں جب رونا شروع کر دیں تو ان کے آنسو روکنے سے زیادہ آسان کام سمندر کے طوفان کے آگے بند باندھنا ہے۔ ملٹن

گفتگو
اظہر سہیل

"اگر میرا طریقہ کار اختیار کیا جاتا تو بھٹو کو پھانسی سے بچایا جا سکتا تھا"

پروگریسو پیپلز پارٹی کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی سے ایک ہفت روزہ کا انٹرویو

سوال:۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ حادثہ ہے، بعض کے نزدیک علیحدہ مگر واقعہ یہی ہے کہ آپ اس ملک کے سیاست دان ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ موجودہ قومی صورت حال کا تجزیہ کیسے کرتے ہیں؟

جواب:۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ملک کی سیاست اور اس کے حوالے سے قومی معاملات سخت تعطل اور ڈیڈ لاک کا شکار ہیں۔ بدقسمتی سے اس کی ذمہ داری ارباب حکومت اور اہل سیاست دونوں پر عائد ہوتی ہے جب ملک مارشل لاء کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو اسے نکالنے کے لئے نہ تنہا حکومت کام کر سکتی ہے نہ تنہا سیاست دان دونوں کو مل جل کر اتحاد و تعاون سے ایسے حالات پیدا کرنے پڑتے ہیں جن میں یہ غیر معمولی اور کسی بھی ملک و قوم کے لئے خطرناک صورت حال ختم ہو سکے۔ کہاں تو سیاست دانوں کا یہ جوش و خروش تھا کہ وہ بغیر کسی ذہنی تحفظ کے مارشل لاء کی حکومت میں شامل ہو گئے جبکہ ان کے پاس کوئی اختیار تھا اور نہ ان کی کوئی آئینی حیثیت تھی مگر اب یہ انتہا پسندی اور الٹی میٹم کی صورت ہے کہ وہ یک قلم فوج کے اقتدار میں شریک ہونے ہی کے تصور سے بدک رہے ہیں۔ موجودہ حالات میں یہ دونوں طرز عمل انتہا پسندانہ ہیں۔ سیاست نظریہ سے زیادہ حکمت عملی کا نام ہے اگر اس میں لچک نہ ہو تو خشک لکڑی کی طرح چٹخ جاتی ہے۔ اب میں نقشہ یہ دیکھتا ہوں کہ فوج کافی عرصہ تک کسی نہ کسی رنگ میں یہاں اقتدار میں شریک رہے گی۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی دفعہ ۶ جس کی طرف سب سے پہلے میں نے ہی اشارہ کیا اور بعد میں بہت سے حضرات نے اس کی رکاوٹ کو تسلیم کیا۔ اس کے تحت آئین کی خلاف ورزی غداری ہے۔ اب جب تک اس دفعہ پر سیاست دانوں اور فوج کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہوتا گاڑی آگے نہیں چلتی۔ اور اس سمجھوتے کا نام ہی آئینی طور پر فوج کا اقتدار کی شرکت ہے۔ ہر چند یہ مثالی صورت حال نہ ہوگی۔ مگر یہ جمہوری عمل کی طرف قدم اول ہوگا۔ مارشل لاء اٹھ جائے گا، سول انتظامیہ بحال ہوگی، سویلین حکومت کام کرے گی اور اسے یہ خطرہ بھی رہے گا کہ راہ سے ہٹنے کی صورت میں فوج مداخلت کر سکتی ہے۔ یہ البتہ طے ہو جانا چاہئے کہ یہ فوجی مداخلت زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک رہے اور پھر سول حکومت بحال کر دی جائے۔ میں نجویز تو نہیں کر رہا البتہ میں پیش کیا جانے والا سیاسی ڈھانچہ میرے نزدیک انہی بنیادوں پر استوار ہوگا۔ اگر سیاسی جماعتیں اسے قبول کر لیں تو ان کی بھی شرکت ہو جائے گی۔ اور ملک آئندہ بحران سے نکل جائے گا۔ لیکن اگر سیاسی جماعتوں نے اس ڈھانچے کو تسلیم کرنے کی بجائے تصادم اور مزاحمت کا رستہ اختیار کیا تو حکومت شاید انفرادی حیثیت کے انتخابات کا ڈول ڈالے جو کل بازی کی طرح ہو تو جائیں گے مگر سیاسی جماعتوں کی عدم شرکت سے ملک کے لئے یہ انتخابات مفید ثابت نہیں ہوں گے۔ سیاسی پارٹیاں ختم ہو جائیں گی۔ اور علاقہ کار مختلف علاقوں اور صوبوں میں فرسٹریشن اور ملکی معاملات میں عدم شرکت کا احساس بڑھ جائے گا۔ اس لئے میرے نزدیک سب سے اہم یہ ہے کہ حکومت اور اہل سیاست مفاہمت کریں۔ اور کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر سمجھوتہ کر کے تعطل کی موجودہ کیفیت سے نکلیں۔

سوال:۔ پیپلز پارٹی والوں سے آپ کے آجکل کیسے تعلقات ہیں؟

جواب:۔ دیکھیے میرے خیال میں ملکی سیاست کے آگے نہ بڑھنے کا ایک اہم سبب پیپلز پارٹی کی موجودہ خاندانی قیادت بھی ہے اور اس سے میرے اختلافات بے حد اصولی ہیں۔ میرے طرز عمل اور پیپلز پارٹی سے اس اختلاف میں کوئی تضاد نہیں اختلافی نکات دو تھے۔ ایک تو یہ کہ پارٹی کو خاندانی جاگیر نہ بنایا جائے۔ خاوند کے بعد بیگم، بیگم کے بعد بیٹی اور بیٹے وغیرہ۔ یہ سلسلہ ایک جاگیر میں تو چل سکتا ہے مگر ایک جمہوری سیاسی جماعت میں نہیں دوسرا نکتہ اختلاف یہ تھا کہ تشدد، تخریب اور تصادم کا رستہ مسٹر بھٹو، پارٹی اور خود ملک کے لئے تباہ کن تھا۔ ان دونوں نکات اختلاف کے بعد حالات جس رخ پر آگے بڑھے۔ اس سے میرے موقف کی صداقت واضح تر ہوتی چلی گئی۔ اور اب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ جب تک پیپلز پارٹی کی یہ قیادت اور یہ انداز نظر قائم ہے اس ملک میں انتخابات نہیں ہوں گے۔ اگر ہوئے تو ان میں پیپلز پارٹی موجودہ شکل میں شریک نہیں ہوگی۔ رہا میری پارٹی کا سوال تو میں نے کسی اور جماعت میں شرکت اختیار نہیں کی بڑی پارٹیوں میں مختلف دھڑے ہوتے ہیں، دنیا بھر میں یہ طریقہ رائج رہا ہے یہ بھی پیپلز پارٹی ہی کا ایک دھڑا تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس کے منشور میں کوئی غیر اسلامی چیز شامل نہیں۔ اور نہ یہ تشدد اور تخریب میں یقین رکھتی ہے۔ پروگریسو کا لفظ اس میں اس لئے بڑھایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ لوگ ہمیں پیپلز پارٹی بیگم گروپ یا نیازی گروپ کہنے لگیں۔ جیسا کہ ہمارے پریس والوں نے کہنا شروع کر دیا تھا۔ دوسرے اس لئے کہ اگر پیپلز پارٹی انتخابات میں حصہ نہ لے جیسا کہ ۱۹۷۹ء میں رجسٹریشن سے انکار پر یہ صورت پیش آئی تھی۔ تو اس پلیٹ فارم سے پیپلز پارٹی کے صحت مند ذہن رکھنے والے لوگ سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں۔ اس لئے میں نے اس عمل کے ذریعے گویا جمہوری عمل کو آگے بڑھانے میں حصہ لیا۔ میں اس میں کسی رکاوٹ کا باعث ہرگز نہیں بنا۔

سوال:۔ آپ جماعت اسلامی سے نکلے تو اس کی قیادت کو آمریت کا طعنہ دیا۔ مگر ایک دوسرے آمر ایوب خان سے جا ملے۔ وہاں سے پیپلز پارٹی میں آئے تو بھٹو صاحب نے ایک جلسہ میں آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ پر یحیٰی خان کے لئے مخبری کرنے کا الزام لگایا پھر آپ وزیر ہوئے "ویدہ ور" لکھی۔ اب آپ اس پارٹی کی قیادت کو بھی آمرانہ قرار دیتے ہیں۔ آخر یہ سب آپ ہی کے ساتھ کیوں ہوتا ہے؟

جواب:۔ آپ نے اتنے بے شمار سوالات ایک ہی سانس میں کر دیئے ہیں۔ میں کیا عرض کروں جماعت سے اختلافات کا باعث قیادت کی آمریت ہی نہیں بلکہ ہمارے درمیان دینی عقائد پر بھی اختلافات تھے۔ میرے خطوط شائع ہو چکے ہیں پھر میں کونسل لیگ میں نہیں رہا۔ صدر ایوب سے میری ذاتی ملاقاتیں تھیں۔ موجودہ حکومت سے بھی تمام سیاست دانوں کی ملاقاتیں ہیں۔ ایک بار میں نے ٹی وی پر تقریر کی تو وہ شیعہ سنی کے حوالے سے ملک و قوم کا سوال تھا۔ میں ہمیشہ اتحاد کا حامی رہا ہوں۔ جہاں تک بھٹو صاحب کا تعلق ہے۔ میں نے جو کتاب لکھی ہے میں آج بھی اس سے منحرف نہیں ہوا۔ نہ میں انہیں اپنا لیڈر ماننے سے منکر ہوا البتہ اس دور میں بھی مختلف معاملات پر جو اختلافات ہوئے تھے وہ سارے ملک کو معلوم ہیں۔ میں نے مسائل پر اپنی رائے کبھی نہیں چھپائی کابینہ کے اجلاس اس پر شاہد ہیں جب وہ خط و کتابت اور دستاویزات سامنے آئیں گی جن میں بھٹو صاحب سے بھی میں نے بعض معاملات پر اختلاف کیا ہے۔ تو میری بات کی شہادت آپ کے سامنے آ جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ فرض کیجئے کہ میں نے دو تین چار مرتبہ مختلف سیاسی نظم یا رستے اختیار کئے تو کیا یہ سیاست میں کوئی انوکھی بات ہے۔ کیا قائداعظم کانگریس میں شریک نہیں تھے اور وہ بعد میں مسلم لیگ میں آ گئے۔ مولانا مودودی پہلے جمعیت العلماء ہند کا رسالہ نکالتے رہے پھر جماعت اسلامی بنائی بھٹو پہلے ایوب کے ساتھ رہے۔ پھر ان کے خلاف تحریک چلائی۔ پہلے کنونشن لیگ کے سیکرٹری جنرل تھے بعد میں پیپلز پارٹی بنائی۔ کیا اصغر خان نے تین چار جماعتیں نہیں بدلیں۔ کون قابل ذکر سیاست دان ہے جس کی زندگی میں یہ سیاسی تغیرات نہیں آئے۔ اور میرا تو ہمیشہ سیاست میں ایک ہی نکتہ نظر رہا ہے پھر مجھے ہی خاص ہدف کیوں بنایا جائے۔ اور ہاں یہ جیل تذکرہ یہ جو یحیٰی خان کی مخبری والی بات ہے صرف گپ ہے یہ میرے مخالفین کی کردار کشی ہے۔ اگر بھٹو یوں سمجھتے تو میں سارے زمانے میں ان کا معتمد نہ رہتا، اور آخری وقت تک ان کے سیاسی مذاکرات میں شامل نہ رہتا۔ یہ صرف منفی صحافت ہے جس میں یہ بات آئی اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ کے نزدیک یہ واقعی کوئی سوال ہے تو اسے شامل کریں۔ ورنہ اسے انٹرویو میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔

سوال:۔ مگر یا حکومتوں سے آپ کے تعلقات ہمیشہ ذاتی ہوتے ہیں۔ جماعت آپ اپنی مرضی سے تبدیل کرتے ہیں۔

جواب:۔ یہ مغالطہ ہے۔ میں نے ایوب کی خاطر جماعت کو نہیں چھوڑا۔ بلکہ ان سے نظریاتی اور بنیادی عقائد پر اختلافات تھے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے پیپلز پارٹی کو ضیاء کے لئے چھوڑا۔ اگر یوں ہوتا تو میں کابینہ میں آتا۔ کیا میری تفتیش نہیں ہوئی۔ تو اس ایمنسٹی میں مجھ پر کیچڑ نہیں اچھالا گیا۔ میرے فون ٹیپ ہوتے ہیں سی آئی ڈی بھی پیچھا نہیں چھوڑ رہی۔

سوال:۔ جب آپ کے "دیدہ ور" کو پھانسی چڑھایا جا رہا تھا آپ نے کیا کیا؟

جواب:۔ یہ بعد کا سوال ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میرا طریق کار اختیار کیا جاتا تو شاید پیپلز پارٹی بھٹو صاحب کو بچا سکتی تھی ہر مرحلے پر اپیل کا جو موقع تھا۔ اس میں لچک پیدا کی جا سکتی تھی۔

سوال:۔ "قومی حکومت" کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب:۔ میرے خیال میں تو قومی حکومت کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ صدر ضیاء تردید کر چکے ہیں۔ قومی حکومت کا مرحلہ تو حکومت کے سیاسی ڈھانچے پر مفاہمت کے بعد آئے گا۔ اور اسے آگے بڑھانے کے لئے قومی حکومت بنے گی۔ ابھی کوئی آثار نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ سوال خارج از بحث ہے۔

سوال:۔ کیا آپ اب وزیر بن رہے ہیں؟ اگر کوئی پیشکش ہوئی تو آپ کا رویہ کیا ہوگا؟

جواب:۔ میں چھ سال منتخب حیثیت میں آئینی وزیر رہا ہوں۔ اب مجھے محض ملازمت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ کسی واضح لائحہ عمل کے ساتھ قومی حکومت کا مرحلہ آئے تو اس وقت جو بھی حقیر خدمت میں انجام دے سکتا ہوں، اس سے مجھے گریز نہ ہوگا۔

سوال:۔ آج کل آپ نے قومی منظر پر نظر آتے رہنے کے لئے اپنی صحافتی حیثیت کا احیاء کر رکھا ہے موجودہ صحافت اور اہل صحافت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب:۔ پہلے دور کی صحافت اور اس دور کی صحافت میں بڑا بنیادی فرق آ گیا ہے۔ پہلے صحافت مشن تھی اب صحافت صنعت ہے۔ پہلے ایڈیٹر ہی اخبار کا مالک ہوتا تھا کیونکہ وہ کسی مشن کے فروغ کے لئے اخبار جاری کرتا تھا اب

(باقی صفحہ ۴۲ پر)

بھارت

بربریت اور بے شرمی کا عبرتناک ڈرامہ

جب تین جوان لڑکیوں کو برسرعام رسوا کیا گیا

دنیا کی عظیم ترین جمہوریت ہونے کے دعویدار بھارت کے شہر چندی گڑھ سے دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں دیہ کلاں کے باسیوں نے ۲۳ دسمبر کی صبح ایک دلدوز منظر دیکھا جب گاؤں کا سکھیا۔ سیکولر بھارت کی پولیس (سی آئی اے) کے ایک جتھے کو ساتھ لے کر تین بے بس اور کمزور نوجوان لڑکیوں کی لاٹھیوں، جوتوں اور گھونسوں سے تواضع کر رہا تھا۔ اس ساری کارروائی کی قیادت ایک پولیس انسپکٹر کے ذمہ تھی اور یہ لڑکیاں جنہیں برسرعام رسوا کیا جا رہا تھا فقط ہریجن ہونے کے جرم کی سزاوار تھیں وہ اپنے نام نہاد رازق گاؤں کے سربراہ کے پاس کم تنخواہ پر کام کرنے پر رضامند نہ تھیں اور کسی دوسری جگہ پر بہتر کام تلاش کرنا چاہتی تھیں۔

اس انسانیت سوز واقعہ کی تفصیلات بھارتی لوک سبھا کے ایک رکن بھان سنگھ بھاورا پنجاب کسان سبھا کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر جوگندر دیال اور صوبائی اسمبلی کے دو ارکان نے فراہم کیں اطلاعات کے مطابق دیہ کلاں کے اپنے دو ملازمین کو لڑکیوں کی تلاش میں قریبی گاؤں میں بھیجا وہ ملازمت کے سلسلے میں مقیم تھیں، لڑکیوں کو دیکھتے ہی سکھیا سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں ان پر چڑھ دوڑا اور بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا قصبے میں لے آیا، جہاں ان کے چہروں پر کالک مل دی گئی اور گاؤں والوں کی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مظلوم لڑکیوں کے کپڑے پھاڑ دیئے گئے اور نیم برہنہ حالت میں ان ہریجن لڑکیوں کو گاؤں کی گلیوں میں دیر تک پھرایا گیا۔ اس انسانیت سوز ڈرامے کے تماشائی گاؤں کے ہزاروں باسی تھے جو انسانیت کی تذلیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس انسانیت سوز منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ اس اہانت آمیز ڈرامے کے بعد لڑکیوں کو گاؤں کے باہر ایک درخت سے رسیوں کی مدد سے باندھ دیا گیا۔ اسی اثناء میں پولیس انسپکٹر چھے سپاہیوں کی معیت میں وہاں آیا اور اس سفاک کھیل میں اپنا حصہ بٹانے کے لئے گاؤں کے اعلیٰ جاتی کے سکھیا کے ایماء پر ان ہریجن لڑکیوں کو مزید تشدد کا نشانہ بنانا شروع کیا بربریت اور بے شرمی کا ڈرامہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ قانون کے محافظین خود تھک کر بے حال نہ ہو گئے کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے چار رہنماؤں نے اس سنگین واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا جو بے اثر ثابت ہوا۔ بالآخر اسی وفد نے ریاست کے آئی جی پولیس سی کے ساہنی سے رابطہ قائم کیا وفد کے ارکان کے بقول ساہنی نے پہلا سوال یہ کیا کہ اس ساری واردات کے دوران گاؤں کے لوگ کیوں چپ رہے۔ اس عجیب و غریب سوال پر وفد کے ارکان حیران ہوئے اور پولیس کے اعلیٰ ترین افسر سے دریافت کیا کہ سب سے پہلے آپ یہ بتایئے کہ پولیس کے اہلکار جو قانون کے محافظ ہیں وہ ان بے کس لڑکیوں کی مدد کرنے کی بجائے سفاکی کے اس فعل میں خود کیوں شریک ہو گئے تھے ساہنی کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ آئی جی کے حکم پر تحقیقات شروع ہوئی اور ملزموں کے مکمل گرفتار کرنے کا حکم جاری ہو گیا۔

یہ دلچسپ امر ہے کہ بااثر مکھیا نے گرفتاری سے قبل ہی ایک اور ہریجن پولیس انسپکٹر کے خلاف تحفظ جان و مال کی درخواست دائر کر دی جس نے دو روز قبل مذکورہ شخص کو سمگلنگ کے الزام میں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا تھا۔

نفع بخش سودا

لڑکا کہیں سے ایک سیاہ کتا لے آیا تھا۔ کتا لڑکے کو بہت پسند تھا لیکن گھر کے دوسرے لوگ اس سے پریشان تھے۔ لڑکے کے والد نے کہا۔ "دیکھو اگر تم نے اس کتے سے نجات حاصل کر لی تو میں تمہیں پانچ روپے دوں گا۔"

دوسرے روز لڑکے نے اپنے والد کو اطلاع دی کہ اس نے کتے سے نجات حاصل کر لی ہے۔ اس کے والد نے کہا "تم نے بہت ہی اچھی خبر سنائی۔ یہ لو پانچ روپے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے کتے سے کس طرح نجات حاصل کی!"

لڑکے نے مسکراتے ہوئے رقم جیب میں رکھی اور بولا "میں نے وہ کتا قدیر کو دے دیا اور دو بلّے لے آیا ہوں۔"

ماواں بچے اڈیکاں وچ رہ گیاں
ایہجے دودھ تے پت لئے وال ہو گئے
بچے روندے ناز نوں چھڈ کے
باپ سانگھ تے اکی قربان ہو گئے
وچ بیٹھا ریاض دکان اپنی
خالی بوجھ تے خالی مکان ہو گئے

بشیر ریاض

POP SONG

خالی مکان ہو گئے

گوشے لگے [illegible] تے قربان ہو گئے
چنگے بھلے انسان حیوان ہو گئے
بچے بیبیاں انگل تے ساک چھڈ کے
بڈھے آئے سن ایتھے جوان ہو گئے
گل گل تے دین وچ پان پا لئے
توبہ میری اے سارے بھگوان ہو گئے

عمران کے بچپن کی ایک یادگار تصویر

بلا مبالغہ

ایک فرم کے ڈائریکٹر صاحب اپنے ایک ملازم کو ڈانٹ رہے تھے جس نے کسی اشتہار کا مضمون لکھنے میں طوالت سے کام لیا تھا۔ کافی دیر ڈانٹنے کے بعد ڈائریکٹر صاحب بولے "میں تم سے لاکھ مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اشتہار کی کاپی لکھتے ہوئے مبالغے سے کام نہ لیا کرو۔"

دو زبانیں

ایک بھاری بھرکم کتے نے بلی اور اس کے بچوں کا پیچھا کرتے ہوئے انہیں نالی میں گھسنے پر مجبور کر دیا۔ اچانک بلی پچھلی ٹانگوں پر کھڑی ہو گئی اور زور سے بھونکنے لگی۔ کتا گھبرا گیا اور الٹے پاؤں بھاگ کر پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔

کچھ دیر بعد بلی مسکراتی ہوئی باہر نکلی اور اپنے بچوں سے بولی۔ "دیکھا تم نے دو زبانیں جاننے کا فائدہ۔"

حسین چہرے اداس کیوں رہتے ہیں؟

کیلیفورنیا کے ماہرین نفسیات کی ایک جماعت کا یہ انکشاف ہے کہ خوبصورت عورتوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو خود کو ٹھکرایا ہوا، تنہا اور غمگین محسوس کرتی ہے۔ ان ماہرین میں سب سے بڑے ماہر نفسیات ڈاکٹر مارٹن گروتجن ہیں (جنہوں نے دنیا کی بے شمار مشہور شخصیتوں کے علاج کئے ہیں) ان کا کہنا ہے کہ کچھ ایسی بے پناہ حسین عورتیں ہیں جو محض اس فکر میں پریشان ہیں کہ وہ جب بوڑھی ہو جائیں گی تو وہ جس کی منظور نظر ہیں اس کو کیا منہ دکھائیں گی۔ انہیں یہ خبط ہو گیا ہے کہ تمام عمر جوان نظر آتی رہیں گویا ان کے لئے بڑھاپا ایسی تلوار ہے جس سے انہیں دنیا سے اپنی دلچسپی ختم کر دینے کا خطرہ لاحق رہتا ہے جبکہ خوبرو مردوں کا یہ حال ہے کہ انہیں ہر لمحہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں ان کی مردانہ وجاہت کسی بھولے بسرے خواب نہ بن جائے۔ خیر یہ چیزیں تو اپنی جگہ درست سہی مگر ڈاکٹر چارلس ولیم کی تحقیق یہ ہے کہ خوبصورت شخصیتیں عموماً بچھورے مزاج کی مالک ہوتی ہیں ان کی شخصیت میں قطعی رچاؤ نہیں ہوتا (وہ ایک نامکمل شخصیت کا اعلان ہوتی ہیں) ان کے حسن کی وجہ سے ان پر اتنی توجہ دی جا چکی ہوتی ہے کہ ان کا احساسِ انفرادیت مردہ ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں ان کی شخصیت غیر دلچسپ ہو کر رہ جاتی ہے۔ آپ ایسی شخصیتوں کے پاس بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ وہ حسین ہیں آپ کی دلچسپی کے لئے ان کے پاس اور کچھ نہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ خوبصورت لوگ اپنی ساری عمر اپنے آپ ہی سے محبت کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں انہیں یہ موقع ہی نہیں ملتا کہ وہ دوسروں کو اپنی محبت دیں (اور عمران میں یہ احساس باقی رہتا ہے کہ ان کے علاوہ دوسرے بھی قابل توجہ ہیں) اس لئے ایسے لوگوں میں بے اعتنائی زیادہ پائی جاتی ہے

SUMMER CANADA '83 AN INVESTMENT IN YOUTH

This summer, thousands of jobs will be created for students. The federal government's SUMMER CANADA program will provide funding to non-profit organizations and municipalities to help them employ students, and give them career-related experience. ◆ Students who can't find summer jobs don't develop the kind of work experience that helps them bridge the gap between school and work. It might even mean a student's education comes to a sudden stop. SUMMER CANADA is designed to change that — by helping employers help students. ◆ If you are a student interested in real work experience, you should register at your local Canada Employment Centre. If you are a member of a non-profit organization that would like funding to hire students, read on.

COMMUNITY PROJECTS

SUMMER CANADA applicants who want funding to hire students to work on community-based projects must be able to employ three local students. Work should result in tangible goods or services to the community and provide marketable job experience for the student workers. Community projects must last between six and eighteen consecutive weeks during the summer.

Community Projects Sponsor Application Deadline: March 4, 1983

INTERNSHIPS FOR STUDENTS

Internships supply funding to non-profit organizations and municipalities that will hire students as temporary additions to their staff. The emphasis is on creating projects that will give developmental work experience in a well supervised setting. These internships (which must last six to eighteen weeks during the summer) may continue for three consecutive summers. That gives the employer increasingly skilled workers, and the students secure summer employment that builds valuable work experience.

Internship Sponsor Application Deadline: March 11, 1983

Applications and information available at your Canada Employment Centre and Employment Development Office.

Employment and Immigration Canada
Lloyd Axworthy, Minister
Emploi et Immigration Canada
Lloyd Axworthy, Ministre

Canada

وادئ پوٹھوہار میں ایک خوبصورت بستی کا قیام

شالیمار ماڈل ٹاؤن

راولپنڈی میں واحد عظیم الشان رہائشی منصوبہ

جو ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب (پاکستان) سے بذریعہ لیٹر نمبر DG/H &PP/TPS/1072

بتاریخ 29 اکتوبر سنہ 1981ء منظور ہے

پلاٹ کی بکنگ و مزید معلومات کے لئے

UNION

ESTATE FIELD

Registered by the Government of Punjab (Pakistan)

ESTATE BROKERS - COLONY ORGANISER
INVESTMENT CONSULTANT

Opp. TALIAN SHAHAN
MURREE ROAD
RAWALPINDI

یونین اسٹیٹ فیلڈ

(حکومتِ پنجاب (پاکستان) سے باضابطہ منظور شدہ)

بالمقابل ٹالیاں شاہاں مری روڈ راولپنڈی

فون:- 74109 — 73731

نوٹ:- شالیمار ماڈل ٹاؤن میں پلاٹس کے خریدار حضرات سے کمیشن کی رقم نہیں لی جائے گی۔

شمالی امریکہ میں ہمارے واحد ایجنٹ

سعید سے رابطہ قائم کیجئے

فون نمبر 654-6699 ٹورانٹو

خوشی یہی ہے ہماری
کہ مطمئن ہوں آپ

THIS WEEK'S SPECIAL

Lamb

BEEF

Chickens

HOUSE OF HALAL MEAT

803 Danforth Avenue
Toronto, Ontario

Please Call ISMAIL

At

461 2839

VISIT US FOR best quality
INDIAN GROCERIES, FRESH VEGETABLES,
NUTS, SPICES ETC.

Pirri's Dixieland Market

1108 PHARMACY AVE. (AT LAWRENCE) SCARBOROUGH.

PHONE: 759-0473